

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 4 مئی، 1960

دی کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی

بنام

دی کھٹاؤ مکانجی سپننگ اینڈ ویوینگ کمپنی لمیٹڈ، بمبئی

(ایس کے داس، جے ایل کپور اور ایم ہدایت اللہ، جسٹس صاحبان)

انکم ٹیکس - اضافی انکم ٹیکس - کل آمدنی - حساب کتاب کا طریقہ - ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11، سال 1922)، دفعہ 3 - بھارتیہ زری ایکٹ، 1953 (XIV، سال 1953)۔

انکم ٹیکس افسر نے پایا کہ تخمینہ کاری سال 1953-54 میں مدعا علیہ شخص الیہ کمپنی نے 1,87,691 روپے کے اضافی منافع کا اعلان کیا تھا اور اس نے پچھلے سال کے منافع سے ہونے والے انکم ٹیکس کو 4 انا فی روپیہ پر کٹوانے کے بعد اس پر روپے میں 5 آلوں پر اضافی انکم ٹیکس عائد کیا تھا، جو کہ زری ایکٹ 1953 کی اجازت کے مطابق روپے میں ایک انا کی چھوٹ سے 5 فیصد کم سرچارج تھا۔ انکم ٹیکس ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اضافی منافع 30 جون 1951 کو ختم ہونے والے پچھلے سال کے غیر منقسم منافع میں سے ادا کیا گیا سمجھا جاتا ہے جس پر تخمینہ کاری سال 1952-53 میں روپے میں ایک انا کی چھوٹ دی گئی تھی۔ اس نے مزید مشاہدہ کیا کہ اضافی انکم ٹیکس بھی آمدنی پر ٹیکس ہے، اور زری ایکٹ یہ کہہ سکتا ہے کہ ٹیکس پچھلے سال سے پہلے کے کسی بھی سال کی آمدنی پر قابل ادائیگی ہوگا۔ تاہم ٹریبونل نے تین سوالات عدالت عالیہ کو بھیجے جنہیں عدالت عالیہ نے ایک میں دبا کر درج ذیل کیا:-

"کیا اضافی انکم ٹیکس قانونی طور پر بھارتیہ زری ایکٹ 1951 کے فقرے کے پہلے شیڈول کے حصہ I کے پیرا گراف B شق (ii) کے تحت وصول کیا گیا ہے، جیسا کہ بھارتیہ زری ایکٹ

1953 کے ذریعے تخمینہ کاری سال 1953-54 پر لاگو ہوتا ہے، جسے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے؟

عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3 میں پچھلے سال کی کل آمدنی یا جو آمدنی سمجھی جاسکتی ہے اس پر ٹیکس لگانے کی ذمہ داری رکھی گئی ہے۔ زری ایکٹ نے اس طرح ملنے والی آمدنی پر لاگو شرح اور کل آمدنی کا حساب لگانے کا ایک طریقہ فراہم کیا۔ زری ایکٹ یہ فراہم کرتا ہے کہ پچھلے سالوں کے جمع شدہ منافع پر اضافی انکم ٹیکس ادا کیا جانا چاہیے، اس مقصد سے آگے بڑھ گیا جس کے لیے زری ایکٹ ہر سال منظور کیا جاتا تھا، اور زری ایکٹ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3 کی حمایت کے بغیر خود سے قائم نہیں رہ سکتا تھا۔ ہائی کورٹ کے سرٹیفکیٹ پر انکم ٹیکس کمشنر کی اپیل پر:

قرار پایا گیا کہ عدالت عالیہ نے اس کے ذریعے بنائے گئے سوال کا جواب منفی میں دینا درست تھا۔ زری ایکٹ میں کہا گیا ہے کہ ٹیکس "کل آمدنی" پر عائد کیا جانا چاہیے جیسا کہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے اور اس کے تحت طے کیا گیا ہے۔ اضافی انکم ٹیکس کل آمدنی پر مناسب طریقے سے نہیں لگایا گیا تھا کیونکہ جس چیز پر اصل میں ٹیکس لگایا گیا تھا وہ کبھی بھی پچھلے سال کی کل آمدنی کا حصہ نہیں تھا، اور نہ ہی ایسا سمجھا جاتا تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 303، سال 1958۔

انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 10، سال 1956 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 3 اگست 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے این راج گوپال شناستری اور ڈی گپتا۔

جواب دہندگان کے لیے این اے پالکھیوالا، ایس این اینڈلی، جے بی دادا چننجی اور رامیشور ناتھ۔

4.1960 مئی۔

عدالت کا فیصلہ ہدایت اللہ جسٹس نے سنایا۔

ہدایت اللہ جسٹس: یہ اپیلیٹ ٹریبونل، بمبئی کے ذریعے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66 (1) کے تحت ایک حوالہ میں 3 اگست 1956 کے بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف

اپیل ہے۔ ٹریبونل نے عدالت عالیہ کے فیصلے کے لیے چار سوالات کا حوالہ دیا۔ عدالت عالیہ نے پہلے سوال کا جواب نہیں دیا کیونکہ اس پر دباؤ نہیں ڈالا گیا تھا، اور باقی کو ترمیم کرنے کے بعد منفی جواب دیا۔ اس نے اس مقدمے کو اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں قرار دیا ہے، اور اسی لیے یہ اپیل۔ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی، اپیل مشخص الیہ ہے، اور کھٹاؤ مک انجی اسپینگ اینڈ ویونگ کمپنی لمیٹڈ، بمبئی، (مشخص الیہ کمپنی)، مدعا علیہ ہے۔

مشخص الیہ کمپنی کے کھاتے کا سال ہر سال 30 جون کو ختم ہوتا ہے۔ کھاتہ سال 1951 کے اختتام پر، اس نے 30,680 روپے کا منافع آگے بڑھایا۔ اس سال، ایسا لگتا ہے کہ اس نے زری ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ حد سے نیچے منافع کا اعلان کر کے چھوٹ حاصل کی تھی۔ 1952 کے کھاتہ سال کے لیے اس کا کتب منافع 28,67,235 روپے فرسودگی اور ٹیکس کے لیے کم الاؤنس تھا۔ ان اور دیگر مختلف ایڈجسٹمنٹ کے بعد، تقسیم کے لیے دستیاب بقایا 5,02,915 روپے تھا۔ اس بات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ آمدنی پر کارروائی کرنے پر انکم ٹیکس افسر نے کل آمدنی 5,26,681 روپے پائی۔ اکاؤنٹ سال 1952 کے لیے، مشخص الیہ کمپنی نے روپے 4,78,950 کے منافع کا اعلان کیا اور 23,965 روپے کے بقایا کو آگے بڑھایا۔

ہم تخمینہ کاری کے سال 1953-54 سے متعلق ہیں، اور زری ایکٹ، 1953 لاگو ہوتا ہے۔ اس زری ایکٹ نے کچھ تبدیلیوں کے ساتھ زری ایکٹ 1951 کا اطلاق کیا۔ ترمیم کے ساتھ زری ایکٹ، 1953 کو مختصر طور پر، اس کے بعد، زری ایکٹ کہا جائے گا۔ انکم ٹیکس افسر نے پایا کہ مشخص الیہ کمپنی نے روپے 1,87,691 کے اضافی منافع کا اعلان کیا تھا۔ انہوں نے پچھلے سال کے منافع سے ہونے والے انکم ٹیکس کو 4 آٹوں فی روپیہ پر کٹوانے کے بعد روپے میں 5 آٹوں پر اضافی انکم ٹیکس کا حساب لگایا، جو کہ زری ایکٹ کی اجازت کے مطابق روپے میں ایک انا کی چھوٹ سے 5 فیصد کم سرچارج ہے۔ یہ اضافی ٹیکس روپے 0-4-21,115 تھا۔

انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت مشخص الیہ کمپنی کی اپیلیں ناکام ہو گئیں۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اضافی منافع کو 30 جون 1951 کو ختم ہونے والے پچھلے سال کے غیر منقسم منافع میں سے ادا کیا گیا سمجھا جاتا ہے، جو کہ روپے 6,60,720 کی رقم ہے جس پر تخمینہ کاری سال 1952-53 میں روپے میں 1 انا کی چھوٹ دی گئی تھی۔ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ اضافی انکم ٹیکس بھی آمدنی پر ٹیکس ہے، اور زری ایکٹ یہ کہہ سکتا ہے کہ ٹیکس پچھلے سال سے پہلے کے کسی بھی سال کی آمدنی پر قابل

ادا ینگے ہوگا۔ تاہم ٹریبونل نے چار سوالات عدالت عالیہ کو بھیجے، جن میں سے پہلے کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اسے عدالت عالیہ کے سامنے چھوڑ دیا گیا تھا۔ دوسرے سوالات یہ تھے:

"(ii) اگر سوال نمبر 1 کا جواب منفی میں ہوں کہ آیا تو ضیعات بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے دائرے اور دائرہ کار سے باہر ہیں؟

(iii) کیا بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی تو ضیعات کے تحت اضافی انکم ٹیکس لگایا، تشخیص کیا اور وصول کیا جاسکتا ہے؟

(iv) کیا کسی بھی حد تک اضافی انکم ٹیکس بھارتیہ زری ایکٹ 1953 کے تحت قانونی طور پر وصول کیا گیا ہے، جسے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے؟

ہائی کورٹ نے تین سوالات کو ایک میں سمیٹ دیا، اور یہ یوں ہے

"کیا اضافی انکم ٹیکس قانونی طور پر بھارتیہ زری ایکٹ 1951 کے فقرے کے پہلے شیڈول کے حصہ I کے پیرا گراف B شق (ii) کے تحت وصول کیا گیا ہے، جیسا کہ بھارتیہ زری ایکٹ 1953 کے ذریعے تخمینہ کاری سال 1953-54 پر لاگو ہوتا ہے، جسے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے؟ اس سوال کا جواب عدالت عالیہ نے منفی دیا۔

عدالت عالیہ کی رائے میں، بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کا دفعہ 3 ٹیکس کی ذمہ داری کا تعین کرتا ہے، اور یہ پچھلے سال کی کل آمدنی پر ٹیکس لگاتا ہے۔ اس کل آمدنی کو شمار کرنے کا طریقہ زری ایکٹ میں بھی پایا جاتا ہے۔ زری ایکٹ محض اس طرح پائی جانے والی آمدنی پر لاگو شرح فراہم کرتا ہے۔ عدالت عالیہ کے مطابق، زری ایکٹ یہ فراہم کرتا ہے کہ پچھلے سالوں کے جمع شدہ منافع پر اضافی انکم ٹیکس ادا کیا جانا چاہیے، اس مقصد سے آگے جاتا ہے جس کے لیے مرکزی ایکٹ ہر سال منظور کیا جاتا ہے، اور بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3 کی حمایت کے بغیر خود سے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ زری ایکٹ کا غلط نتیجہ نکلا ہے، کیونکہ اس نے ایسی قانون سازی کا سہارا نہیں لیا جو اس مقصد کے مطابق ہوتی جس کے لیے ہر سال زری ایکٹ منظور کیا جاتا۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ سنانے والے فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے قانون سازی کے لیے کئی طریقے کھلے ہیں لیکن اس نے ان میں سے کسی کا سہارا نہیں لیا۔ فاضل چیف جسٹس نے یہی مشاہدہ کیا:

"قانون سازیہ اس مقصد کو تین طریقوں میں سے کسی ایک کے ذریعے حاصل کر سکتا تھا۔ یہ کمپنی کی طرف سے اعلان کردہ اضافی منافع کو ایک نظریاتی آمدنی کے طور پر مان سکتا تھا اور اسے پچھلے سال کی کل آمدنی کا حصہ بنا سکتا تھا۔ یہ اس سال کے تخمینہ کاری کی اصلاح کے لیے فراہم کر سکتا تھا جس میں یہ منافع کم شرح پر وصول کیے گئے تھے، اور اب ہم دیکھتے ہیں کہ پارلیمنٹ نے دراصل زری ایکٹ، 1956 میں اس کے لیے فراہم کیا ہے۔ یا، آخر کار، یہ کسی ایسی کمپنی پر عائد جرمانے کی فراہمی کر سکتی تھی جس نے پارلیمنٹ کی اس ہدایت کی خلاف ورزی کی تھی کہ اسے کسی خاص حد سے زیادہ منافع ادا نہیں کرنا چاہیے۔..... دفعہ 3 کا دائرہ کار واضح ہے اور دائرہ کار یہ ہے کہ عائد کیا جانے والا ٹیکس آمدنی پر ٹیکس ہونا چاہیے اور پارلیمنٹ کا اختیار بھی اتنا ہی واضح ہے اور وہ اس شرح کو طے کرنا ہے جس پر مشخص الیہ کی پچھلے سال کی کل آمدنی پر انکم ٹیکس وصول کیا جانا ہے۔ ہماری رائے میں، زری قانون کی توضیح دفعہ 3 کے دائرے سے باہر جاتی ہے، اور اگر پارلیمنٹ نے ایسا کیا ہے تو زری ایکٹ کی توضیحات کے تحت مشخص الیہ کی پچھلے سال کی کل آمدنی پر کوئی موثر چارج نہیں کیا جا سکتا جو اضافی منافع پر اضافی ٹیکس سے متعلق ہے۔"

اس بات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ عدالت عالیہ کے سامنے یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ زری ایکٹ کی توضیحات موثر ہونے کے لیے زری ایکٹ کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3 کے دائرہ کار میں آنا تھا۔ یہاں جس نکتے پر بحث کی گئی وہ یہ تھی کہ صرف بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3 کو دیکھنا ضروری نہیں تھا بلکہ زری ایکٹ کی توضیحات کو بھی دیکھنا ضروری تھا، جس کے بذریعے پارلیمنٹ اگر چاہے تو نیا ٹیکس عائد کر سکتی ہے۔ دیگر دلائل میں بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3 سے آزادانہ طور پر ٹیکس کو برقرار رکھنے کے لیے موزوں زبان میں ترمیم شامل تھی، ایک ایسا طریقہ کار جو ہمارے خیال میں کھلا نہیں ہے، جس کی وجوہات ہم نے دیوانی اپیل نمبر 427، سال 1957 میں دی ہیں، جس کا فیصلہ آج کیا گیا ہے۔ یہ ترمیم، جو تجویز کی گئی تھیں، میں زری ایکٹ کے پورے متعلقہ پیرا گراف کو دوبارہ ترتیب دینا شامل ہے تاکہ اسے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3 سے آزاد بنایا جاسکے، ایک ایسا طریقہ جو صرف قانون سازیہ کے لیے کھلا ہے نہ کہ عدالت کے لیے۔ ہمیں تجویز کردہ تمام ترمیم دینے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ، ہماری رائے میں، زری ایکٹ کے الفاظ کو ان کے مناسب معنی دیے جانے چاہئیں، اور ان کی تشریح اسی طرح کی جانی چاہیے جیسے وہ کھڑے ہیں۔

فاضل چیف جسٹس نے احترام کے ساتھ بہت صحیح طور پر نشاندہی کی کہ انکم ٹیکس ایکٹ آمدنی یا کسی ایسی چیز پر ٹیکس لگاتا ہے جسے وہ آمدنی سمجھتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ٹیکس صرف آمدنی اور

آمدنی سے متعلق ہے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ ٹیکس کل آمدنی پر ایک خاص شرح پر وصول کیا جائے گا جس کے لیے سالانہ مرکزی ایکٹ میں التزام کیا جائے گا۔ زری ایکٹ بھی اسی اسکیم کی پیروی کرتا ہے، اور اس شرح کا تعین کرتا ہے جس پر ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ زری ایکٹ میں، ٹیکس کل آمدنی پر لگایا جاتا ہے، لیکن دو شرائط بعض حالات میں شرح میں ترمیم کرتی ہیں۔ ہم اس مرحلے پر متعلقہ توضیح (حصہ اول، پہلا شیڈول) پڑھ سکتے ہیں:

"B- ہر کمپنی کے معاملے میں۔

شرح۔	سرچارج۔	
مجموعی طور پر کل آمدنی پر۔	روپے میں چار آنے۔	پچھلے کالم میں بیان کردہ شرح کا بیسواں حصہ:

بشرطیکہ کسی ایسی کمپنی کے معاملے میں، جس نے 31 مارچ 1953 کو ختم ہونے والے سال کے لیے انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس کے ذمہ دار اپنے منافع کے سلسلے میں، ریاست جموں و کشمیر کو چھوڑ کر بھارت کے علاقے کے اندر اس طرح کے منافع میں سے قابل ادائیگی منافع کے اعلان اور ادائیگی کے لیے مقررہ انتظامات کیے ہیں، اور ایکٹ کے دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (3D) یا (3E) کی توضیحات کے مطابق منافع سے سپر ٹیکس کاٹا ہے۔

(i) جہاں کل آمدنی، جس میں روپے میں سات آنے کی کمی کی گئی ہو اور رقم، اگر کوئی ہو، انکم ٹیکس مستثنیٰ ہو، 31 مارچ 1953 کو ختم ہونے والے سال کے لیے پورے یا پچھلے سال کے کسی حصے کے سلسلے میں اعلان کردہ کسی بھی منافع (مقررہ شرح تخمینہ کاری ادائیگی منافع سمیت) کی رقم سے زیادہ ہو، اور انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23A کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی حکم نہیں دیا گیا ہو، تو اس طرح کی اضافی رقم پر پی ایک انا کی شرح سے چھوٹ کی اجازت ہوگی۔

(ii) جہاں مذکورہ بالا شق (1) میں مذکور منافع کی رقم روپے میں سات آنے کی کمی کے طور پر کل آمدنی سے زیادہ ہے اور اگر کوئی رقم انکم ٹیکس مستثنیٰ ہے تو کل آمدنی پر اس رقم کے برابر اضافی انکم ٹیکس عائد کیا جائے گا، اگر کوئی ہو، جس کے ذریعے انکم ٹیکس کی مجموعی رقم جو حقیقت میں اس طرح کے اضافے سے برداشت ہوتی ہے (جسے اس کے بعد اضافی منافع کہا جاتا ہے) اضافی منافع پر پی ایک پانچ آنے کی شرح سے شمار کی گئی رقم سے کم ہو جاتی ہے۔

مذکورہ بالا فقرے کی شق (ii) کے مقصد کے لئے، اضافی منافع کے ذریعہ اصل میں برداشت کی جانے والی انکم ٹیکس کی مجموعی رقم کا تعین مندرجہ ذیل طور پر کیا جائے گا:

(i) اضافی منافع پچھلے سال سے فوراً پہلے کے ایک یا زیادہ سالوں کے غیر منقسم منافع کے پورے یا اس طرح کے حصے میں سے سمجھا جائے گا جو کہ اضافی منافع کی رقم کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو گا اور جیسا کہ پچھلے سال کے اضافی منافع کو پورا کرنے کے لیے اسی طرح مد نظر نہیں رکھا گیا ہے۔

(ii) اضافی منافع کا ایسا حصہ جو مذکورہ بالا سالوں میں سے ہر ایک کے غیر منقسم منافع میں سے سمجھا جاتا ہے، ٹیکس برداشت کرنے والا سمجھا جائے گا،

(a) اگر انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23A کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت اس سال کے غیر منقسم منافع کے سلسلے میں روپے میں پانچ آنے کی شرح سے حکم دیا گیا ہے، اور

(b) کسی دوسرے سال کے سلسلے میں، اس سال کے لیے کمپنی کی کل آمدنی پر لاگو ہونے والی شرح میں اس شرح سے کمی کی گئی جس پر غیر منقسم منافع پر چھوٹ، اگر کوئی ہو، کی اجازت دی گئی تھی۔

پہلے فقرہ کے ذریعے، ایک ایسی کمپنی کو فی روپیہ ایک انا کی چھوٹ دی جاتی ہے جو اپنے منافع میں سے روپے میں 9 آنے سے کم منافع ادا کرتی ہے۔ دوسرے فقرہ تک، چھوٹ ختم ہو جاتی ہے، اور اس حد سے زیادہ منافع پر اضافی انکم ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے، جو سال میں ادا کیا جاتا ہے۔ وضاحت میں کہا گیا ہے کہ "اضافی منافع پچھلے سال سے فوراً پہلے کے ایک یا زیادہ سالوں کے غیر منقسم منافع کے پورے یا اس طرح کے حصے میں سے سمجھا جائے گا جو کہ اضافی منافع کی رقم کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو گا اور جیسا کہ پچھلے سال کے اضافی منافع کو پورا کرنے کے لیے اسی طرح مد نظر نہیں رکھا گیا ہے۔" یہ خیال، جیسا کہ ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں، صرف یہ فراہم کرتا ہے کہ منافع کو تخمینہ کاری کے تحت پچھلے سال کے نہیں بلکہ کچھ دوسرے سالوں کے منافع سے سمجھا جائے گا۔ زری ایکٹ جو کرنے میں ناکام رہتا ہے وہ انہیں "کل آمدنی" بنانا ہے، تاکہ وہ شرح حاصل کی جاسکے جو فقرہ میں کل آمدنی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ جب تک کہ زری ایکٹ میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ پچھلے سال یا سالوں کے منافع کو تخمیلیاتی طور پر کام کرنے کے بعد تخمینہ کاری کے تحت پچھلے سال کی کل آمدنی کا حصہ سمجھا جائے گا، ایکٹ کا مقصد واضح طور پر ناکام ہو جاتا ہے۔ انکم ٹیکس پچھلے سال کی آمدنی پر ایک ٹیکس ہے، اور اس میں کسی ایسی چیز کا احاطہ نہیں کیا جائے گا جو پچھلے سال کی آمدنی نہیں ہے، یا اسے خیالی طور

پر بنایا گیا ہے۔ زری ایکٹ مزید آگے جاسکتا تھا، جیسا کہ فاضل چیف جسٹس نے حوالہ شدہ بیان میں نشاندہی کی ہے، اور منافع کو تخمینہ کاری کے تحت پچھلے سال کی کل آمدنی کا حصہ بنا دیا، لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ زری ایکٹ کسی اور افسانے کا بھی سہارا لے سکتا تھا، جس نے شاید اس معاملے کو پورا کیا ہو؛ لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ منافع پچھلے سالوں کے منافع سے نکلا ہے، تو وہ متعلقہ پچھلے سال کی آمدنی نہیں بنتے، اور جب تک کہ زری ایکٹ میں واضح طور پر یہ نہیں کہا گیا ہے کہ اس پر کل آمدنی کے حصے کے طور پر ٹیکس لگایا جانا چاہیے، مقصد حاصل نہیں ہوتا ہے۔ درحقیقت، زری ایکٹ یہ کہتا رہتا ہے کہ ٹیکس کل آمدنی پر ہوگا، جیسا کہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے اور جیسا کہ اس ایکٹ کے تحت طے کیا گیا ہے۔ یہ کہنا ناممکن ہے کہ اضافی انکم ٹیکس کل آمدنی پر مناسب طریقے سے لگایا گیا تھا، کیونکہ جس چیز پر اصل میں ٹیکس لگایا گیا تھا وہ کبھی بھی پچھلے سال کی کل آمدنی کا حصہ نہیں تھا۔

ان وجوہات کی بنا پر، ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ نے اس سوال کا جواب منفی میں دینا درست تھا جو اس نے تیار کیا تھا۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے، اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔